

مرتب: ابن ابوذر حافظ سید محمد معاویہ بخاری

## رمضان المبارک کا نزول اجلال

**باقدادات: جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ**

الله کریم کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے جمیں زندگی کی اس منحصر ملت میں ایک ہار پھر رمضان المبارک کی پاکیزہ گھمیں نیسب فرمائیں یہ بات ہر باشور مسلمان جانتا ہے کہ روزہ دین اسلام کا تیسرا ہجہ رکن ہے اور اس کی فضیلت کے مضمون میں اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کے اندر واضح احکامات بیان فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی بڑی تفصیل اور تاکید موجود ہے۔ قرآن کریم میں جمال روزہ کی اہمیت اور غرض و غایبت بیان کی گئی ہے وہاں رمضان المبارک کے نزول اجلال کی حکمت بھی بیان کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

### رمضان المبارک کا نزول اجلال:

شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن هدى للناس وبينت من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهور فليصم

یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول مروا وہ ان دونوں کے لئے ربنا ہے، بدایت کی روشن صفاتیں رکھتا ہے اور حنف کو ہاطل سے علیحدہ کر دیتے والا ہے۔ پس جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے تو چاہے کہ اس میں روزہ رکھے۔۔۔۔۔ قرآن کریم میں بیان کردہ مندرجہ بالآخر فی حکم کے بعد اذبل شانہ نے بات ختم نہیں فرمادی بلکہ روزہ کی اہمیت کے بعد اس کا مقصود بھی واضح فرمادیا اور وہ کیا ہے؟

**روزہ کا مقصد!**

یا ایہا الذين امنوا كتب عليکم الصيام كما كتب على الذين من قبلکم لعلکم تتقوى۔  
اسے ایمان والو! تم پر روزے درپ کئے گئے جس طرح تم سے پہلے استوں پر بھی درپ کئے گئے تھے تاکہ تمہارے اندر تقوی اور پرسرگاری پیدا ہو۔

رمضان المبارک کی فضیلت اور روزوں کا اجر و ثواب:  
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث مبارکہ میں رمضان اور روزہ کے لئے شمار فضائل اور اجر و ثواب کی بشارتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

چند احادیث لاظھر ہوں جن سے ان ایام کے فضائل کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جام خطبہ ارشاد فرمایا۔

آپ نے فرمایا:  
لوگو! تم پر ایک علقت و برکت والا مہینہ سایہ لگن بورتا ہے، اس مبارک مہینہ کی ایک رات ہزار میونوں سے بھرتا ہے اور اس مہینہ کے روزے اللہ نے درپ کئے ہیں اور اس کی راتوں میں بارگاہ خداوندی میں کھڑا ہونے کو نفل عبادت مقرر کیا ہے، جو شخص اس مہینے میں اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی غیر درپ عبادت ادا کرے گا تو اس کو دوسرا سے زانہ کے درضوں کے برابر اس کا ثواب ملے گا۔۔۔۔۔ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلت جنت ہے۔۔۔۔۔ بمدردی اور غنواری کا مہینہ ہے

اور یہی مہینہ ہے جس میں موسک بندوں کے روزنگ میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو انظار کرایا تو اس کے لئے گناہوں کی مغفرت اور آئش دوزخ سے آزادی کا دریہ ہو گا اور اس کو روزہ دار کے برادر ثواب دیا جائے گا۔ بغیر اس کے کروزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ اپنے صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم میں سے برائیک کو تو انظار کرنے کا سامان پیسر نہیں ہوتا؟ اپنے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کرم یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جو دودھ کی تموری لی پر یا صرف پانی بی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کو روزہ دار کو انظار کرادے اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کرنا مکمل دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے اس سراب فرمائیں گے جس کے بعد اس کو بھی پیاس نہیں لگے۔ تا انگکر و جنت میں پہنچ جائے گا۔

اس کے بعد اپنے دنایا!

اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصر حست ہے اور دریافتی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آئش دوزخ سے آزادی ہے، جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام و خادم کے کام میں تنقیف اور کمی کرے گا اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو دوزخ سے برابی دے گا۔ (شعب الیمان، البیتی)

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان یا جنت کے دروازے کھول دیتے جائے میں اور جنم کے دروازے بند کر دیتے جائے میں اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۲) حضرت سلیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کے آنکھ دروازے میں۔ ان میں ایک دروازہ کا نام "ریان" ہے جس میں صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نے ایمان اور ثواب حاصل کرنے کے لئے رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے لئے (صغیرہ) کناد معاف ہو جائیں گے اور کبیرہ گناہوں کی معافی کی بھی اسید ہے اور جس نے رمضان کی راتوں میں قیام کیا (عادت کی) ایمان اور ثواب حاصل کرنے کے لئے تو اس کے لئے بخش دیتے جائیں گے اور جس نے لیٹہ اہدر میں عبادتوں کی تواں کے لئے گناہ بخش دیتے جائیں گے (بخاری و مسلم)

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ پورا دن عالم بل جہدہ آدمی کے برائیک عمل کے ثواب کو دس گناہ سے سائبھ سو گناہک برعاستے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تکریب روزہ جو خناس سیرے ہی لئے ہے اور میں بھی اس کی جزا دوں گا۔ کیونکہ وہ اپنی خوبیات اور کھانا میرے بھی فاطر چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دخوشیاں ہیں۔ ایک انظار کے وقت اور دو سری اپنے رب کے دیدار کے وقت۔ روزہ دار کے سر کی براہنگ کے زندگی ملک کی پوچھے زیادہ نہیں اور پا کریزہ ہے۔

روزہ دھال ہے، یعنی دنیا میں گناہوں کے لئے اور آخرت میں دوزخ کے لئے اور جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہونے تو دش کام کھنے زادو بھی آواز سے سیودہ چلتے۔ پھر اگر اس کوئی گالی دے یا اسکے یا اس سے جگنے تو کہہ دے کہ جانی میں تو روزہ دار ہوں۔ (بخاری و مسلم)

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان کی برشب بست سعدو خیوں کو آزادی عطا فرمائے ہیں۔ (تحفی، ابن ماجہ، نام احمد)

(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان میں ایک رات اسی

بے جو بزار اتوں سے بہتر ہے جو اس سے محروم کر دیا گیا گواہ تمام نیکیوں سے محروم کر دیا گیا۔ اس کی نکی سے نہیں بھی محروم رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۷) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت میں روزہ اور قرآن اپنے کے پاس بندے کی سفارش کریں گے روزہ کچھ گامیرے رب میں نے اس کوون میں کھانے اور خوابشات سے روکا تھا اس لئے میری سفارش قبول ہے۔ تب ان دونوں کی سفارش قبول فرمائی جائے گی۔

(۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رواست کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت رمضان کے لئے سال کی ابتداء سے دوسرے سال آنے تک اس سے کی جاتی ہے۔ پھر رمضان کا پسلادون آتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے پتوں نے حوروں پر ایک بہا چلتی ہے۔ اس وقت سوریں کھٹی ہیں اسے اخہ اپنے بندوں کو بسرا شور بنانے سے بھاری اسکھی ٹھنڈی ہیں بولیں اور ان کی اسکھیں بھم سے۔ (بیتی)

### روزے کی حکمت اور اس کے فوائد:

جب کوئی شخص کوئی شیئ ایجاد کرتا ہے تو اس کو درست رکھنے اور صحیح طریقہ پر کام دینے کے لئے بھیش اس کی دلکشی بھال کرتا رہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں گوکار اور سلار بکر گاؤٹھے میں پیٹکنے کے قابل ہو جائے۔ اسی طرح انسانی میں بھی اللہ پاک کی بنائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس انسانی میں (بندوں) کو بہتر حالت میں رکھتا ہے۔ جس نے اس میں کی اصلاح کے میں کے درست رکھنے اور چلانے کے لئے بڑے بڑے مابر الجیشر (رسویوں) کو بھیجا۔ جسنوں نے اس میں کی اصلاح کے لئے تہذیب و ادب کی تعلیم اور خوابشات نفاذی سے پہنچ کی تاکید فرمائی۔ کیونکہ زیادہ کھانے سے خوابشات نفاذی اور شوت کو ترقی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ گناہ، برآنی اور بے حیاتی ہے۔ جس سے انسان کی دنیا و آخرت کی زندگی تباہ و پر ادھر کر آگ میں جلانے کے قابل ہو جاتی ہے جس طرح ایک لگنڈا اور ٹوٹی چھوٹی چیزیں کھو رہے ہیں ڈال کر جلواد جاتی ہے اور کم کھانے اور خوابشات نفاذی میں سیانہ روی سے پر بیرگاری حاصل ہوتی ہے جس کی طرف پروردگار عالم نے اشارہ فرمایا ہے۔ لعلکم تلقی۔ یعنی روزہ رکھوتا کہ روزہ سے تھیں پر بیرگاری حاصل ہو۔ اس نے کہ روزہ ان خوابشات کو جس سے گناہ صادر ہوئے ہیں یعنی ٹکم اور درج کی شوت کو قومتا ہے اور انسان کو پر بیرگار بنا دتا ہے۔ جس کے نتیجے میں قوت روحانی ترقی پا کر مقامات عالیہ (بلند ترین درجوں) تک پہنچ کر عالم قدس میں اپنا مستقر (مکان) بنالیتی ہے۔ جس کی بجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ روزہ دوار "باب ریان" سے جنت میں داخل ہوں گے اور چونکہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میانہ دو بیدار کی کسی بے وہ نہ تو نفس پرستی میں زیادتی کرتی ہے جس کی وجہ سے حیوانیت کی بیتی میں گر کر چوپا ہوں میں شمار کی جائے اور مرابت روحانیت سے محروم رہ جائے اور نکھانا رک کر جائے جس کی وجہ سے ان کے جسم محروم اور ضعیر ہو جائیں۔ جو زندگی کے کام کے رہیں اور زدنی کے۔ جیسے جیہیوں اور بندوں میں بھیش روزہ رکھتے ہیں۔

اسی نے پروردگار عالم نے اس است کے لئے ماہ رمضان کے گنتی کے روزے متبر فرمائے تاکہ یہ لوگ دونوں کو توں یعنی قوت جسمانی اور پریاست نفسی (قوت روحانی) سے محروم نہ رہیں۔ اسی قسم کی است شرق اور مغرب کی لام اپنے باتوں میں لے کر غیر اقوام کو فلکی اور بہتری کی طرف لے جاسکتی ہے۔

روزہ میں صبر اور برداشت کی عادت ہو جاتی ہے۔ ریگستانی سفر یا بیانی سفر یا دریانی سفر میں اگر اتفاق سے غذا پانی میسر نہ آیا تو روزہ کا نادی ایک حد تک اس فاقہ کو برداشت کر سکتا ہے اس کے بر عکس زیادہ کھانے والے بغیر پیٹ بھر سے کے فاقہ برداشت نہ کر کے تھوڑے عرصہ میں ہی سوت کے گھنٹ میں پہنچ جاتا ہے۔

اسی طرح لڑائی اور جنگوں میں روزہ کا عادی بھوک پیاس برداشت کر سکتا ہے۔ روزہ بیٹھی امراض اور رطوبات فاسدہ کو جنم سے رذاکی کر سکتا ہے۔ آج کل امریکی اور یورپ کے ذکر خاص خاص امراض میں جیسے پیشاب میں ٹکر کے آئے اور مددہ کے زخم کے مندل ہونے اور رذاکی شدہ گوت کے ابہ آنے کے لئے خاص خاص تکیوں کے ساتھ چالیس اور پچاس یوم کے درمیان مریض کو روزہ رکھا کے میں۔

یاد رکھیے! رمضان شریعت کے روزے ہر مسلمان مردو عورت، عاقل، بانی پرفرض میں، ان کی درضیت سے انکار کرنے والا کافر اور بلعدز چھوڑنے والا سخت گستاخ اور فاسد ہے۔ نایاب پر روزہ درضیں، مگر عادت ڈالتے کے لئے بانی ہونے سے پہلے یہ اسے ترمیب و تکثت کے ساتھ روزہ رکھوائے اور نماز پڑھوائے کا ابتسام کیا جانا چاہیے۔ کیونکہ نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ بچ سات برس کا ہو جائے تو نماز پڑھنے کا اسے مکرم دم اور اگر دس برس کا ہو جائے تو نماز پڑھنے کی وجہ سے بے شک اسے اسرا پیش بھی کروتا کہ وہ نماز کی ایمت و درضیت کو سمجھ سکے۔ اسی طرح جب نایاب ہے کہ روزہ کی طاقت ہو جائے تو جس قدر دو روزے رکھ سکتا ہے رکھوانا چاہیے۔

### روزہ کی نیت:

نیت سمجھتے ہیں دل کے قصد و ارادہ کو، زبان سے کچھ کہنے یا نہ کہنے، روزہ کے لئے نیت ضرط ہے۔ اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پا نہیں، تو روزہ نہ ہو گا۔

### مسئلہ:

رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے اور رات کو نہ کی جو تو دن کو بھی زوال سے ڈیرہ گھنٹہ پہلے بک کر سکتا ہے۔

### وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) کان اور ناک میں دوا ڈانا۔ (۲) قصداً مزہ بھر تے کرنا (۳) کلی کرنے ہوئے حلن میں پانی چلا جانا (۴) عورت کو چھوٹے وغیرہ سے انسان ہو جانا۔ (۵) کوئی ایسی چیز تھی جانا جو عادہ بھائی نہیں جاتی جیسے کلشی، لوہا، کچی گیوسوں کا دانہ وغیرہ (۶) لوہا نیا عود وغیرہ کا دھوان قصداً ناک یا حلن میں پہنچانا۔ (۷) بھول کر کھاپی لیا اور یہ خیال کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہو گا پر قصداً کھاپی لیا۔ (۸) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی۔ (۹) دن باقی تاگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ اکتاب غروب ہو گیا روزہ المطار کر لیا۔

### تنبیہ:

ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر صرف قضا و احباب ہوتی ہے کفارہ نہیں آتا۔ (۱۰) جان بوجہ کر بغیر ہونے کے بھی سے صحت کرنا یا کھانے پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جس سے قضا بھی لازم ہوتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور جان غلام نہیں ملتے یا اس کے خریدنے پر قدرت نہیں دیاں سائٹوں روزے سے متواتر رکھے۔ یعنی میں نافذ نہ ہو رونہ پھر فروع سے سائٹ روزے پورے کرنا پڑیں گے اور اگر روزہ کی بھی طاقت نہ ہو تو سائٹ مسکینوں کو دنی و وقت بیٹھ بھر کر کھانا مکلا دے۔

### وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے:

(۱) بلا ضرورت کی چیز کو جہانا، نہ کوئی چکھ کر تھوک دننا۔ (۲) تمام دن حالت جنابت میں یعنی بغیر عمل کے کی مات میں رہنا۔ (۳) فصد کرنا، کسی مریض کے لئے اپنا خون دنا جو آج کل ڈاکٹروں میں رائج ہے یہ بھی اس میں داخل ہے۔ (۴) غیبت یعنی کسی کے پیشہ پہنچے اس کی برائی کرنا خود بھی حرام ہے اور روزہ اس سے سنت مکروہ ہو جاتا ہے۔ (۵) روزہ میں لڑنا جگہ ناگالی دنیا خواہ انسان کو ہو یا کسی بے جان چیز کو ان سے بھی روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔  
وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا:

(۱) مسوک (۲) سر یا سوچ بھول پر سل لانا۔ (۳) اسکھ میں دو یا سرس دانا۔ (۴) خوشبو سو نگھنا۔ (۵) گرمی اور بیساں کی وجہ سے مل کرنا۔ (۶) کسی قسم کا تجھش یا میکل گلوانا۔ (۷) بھول کر کھانا بینا۔ (۸) ملن میں طاقتار و حوال یا گرد عبار یا لکھی و غیرہ پلا جانا۔ (۹) کان میں پانی ڈالنا یا بلا قصد بچلے جانا۔ (۱۰) خود بخوبی آجانا۔ (۱۱) سوتے ہوئے احلام (عمل کی حاجت) ہو جانا۔ (۱۲) دانتوں میں خون لکھ کر جلن میں نہ جائے تو روزہ میں خل نہیں آتا۔

وہ عذر جن سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے:

(۱) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو ارض بڑھنے کا خطہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے بعد رمضان اس کی قضا لازم ہے۔  
(۲) جو عورت محل سے بہو اور روزہ میں پچ کو یا اپنی جان کو نصان، پہنچے کا اندیش ہو تو روزہ نہ رکھے اور پھر کھنا کرے۔ (۳) سادہ غریب (جو کم از کم اڑالیں سلیل کے سفر کی نیت پر گھر سے تکلیف ہو اس کے لئے جاہاز ہے کہ روزہ نہ رکھے پھر اگر کچھ تکلیف و دقت نہ ہو تو اصل یہ ہے کہ سفر یہی میں روزہ رکھ لے اگر خود اپنے آپ کو یا اپنے ساتھیوں کو دشواری یا تکلیف ہو تو روزہ نہ رکھنا بھی افضل ہے۔ (۴) بحال روزہ سفر ہر کیا تو اس روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر کچھ کھانے پہنچے کے بعد سفر سے وطن واپس آگیا تو باقی دن کھانے پہنچے سے احتراز کرے اور اگر ابھی کچھ کھایا پہلا نہیں تھا کہ وطن میں ایسے وقت واپس آگیا جب کہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہے یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرے۔ (۵) کسی کو قتل کی وحکی دے کر روزہ قوڑنے پر مجہور کیا جائے تو اس کے لئے قوڑنا جائز ہے۔ (۶) کسی بیماری یا بھوک پیاس کا تناظر ہو جائے کہ کسی مسلمان مابر طبیب یا داکٹر کے نزدیک جان کا خطہ لاحق ہو تو روزہ قوڑنا جائز بلکہ واجب ہے الجیت پھر اس کی قضا لازم ہو گی۔ (۷) عورت کے لئے یام حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے (یعنی خناس) اس کے دوران میں روزہ رکھنا جائز نہیں، افطار کرے اور بعد میں قضا کرے۔ بیمار، مسافر، حیض و خناس والی عورت جن کے لئے رمضان میں روزہ نہ رکھنا اور رکھنا پہنچانا جائز ہے ان کو بھی لازم ہے کہ رمضان کا احترام کریں سب کے سامنے کھاتے پہنچنے پر بھریں۔

**روزہ کی قضاۓ**

(۱) کسی عذر سے روزہ قضا ہو گیا۔ توجہ عذر چاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہیے۔ زندگی اور طاقت کا بہرہ نہیں، قضا روزوں میں اغتیار ہے کہ متاثر رکھے یا ایک ایک دو دو کر کے رکھے۔ (۲) اگر سادہ سفر سے لوٹے کے بعد یا مریض تدرست ہوئے کے بعد اتنا واقعہ نہ پائے جس میں قضا شدہ روزے ادا کرے۔ تو قضا اس کے ذمہ لازم نہیں۔ سفر سے لوٹے اور بیماری سے تدرست ہوئے کے بعد بختے دن میں اتنے بھی کی قضا لازم ہو گی۔

**سرمی:**

روزہ سے پہلے آخر رات میں سکری کھانا سمنوں اور ہائٹ برکت و ثواب ہے۔ نعمت شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سکری  
**موسوعہ فتحارس مجلات علمیہ | یقینی رشتائیں و چونہ کتابخانہ اسلامیہ**

کی سنت ادا ہو جائے گی۔ لیکن بالکل آخر شب میں کھانا افضل ہے۔ اگر موذن نے صبح سے پہلے اذان دے دی تو سری کھانے کی مرانع نہیں جب تک صبح صادق نہ ہو جائے سری سے فارغ ہو کر روزہ کی نیت دل میں کر لینا کامی ہے۔ اور زبان سے بھی

یہ الفاظ کمر لے تو اچھا ہے

و بصوم غد نوبت من شهر رمضان

### افطاری:

آختاب کے غروب ہونے کا یعنی ہو جانے کے بعد افطار میں در کرنا مکروہ ہے۔ باں جب ابر و شیرہ کی وجہ سے اشتبہ ہو تو دو چار منٹ انتکار کر لینا بہتر ہے۔ اور تین منٹ کی اختیاط بہر حال کرنا چاہیے۔ کھبور اور خس سے افطار کرنا افضل ہے۔ اور کسی دوسری چیز سے افطار کریں تو اس میں بھی کوئی کربت نہیں افثار کے بعد یہ دعا منون ہے۔

اللهم باسمك صمت وعلى رزقك افطرت ذهب الظمام، وابتلت العرق وثبت الاجر انشاء الله

### تراویح:

(۱) رمضان المبارک میں عثا۔ کے دفع اور سنت کے بعد یہیں رکعت تراویح کی جماعت سنت علی الکفار یہے محل کی مسجد میں جماعت ہوئی ہو اور کوئی شخص علیحدہ مجھ میں اپنی تراویح پڑھ لے تو سنت ادا ہو جائے گی لیکن مسجد اور جماعت کے ثواب سے محرومی بہر حال رہے گی اور اگر محمدی میں جماعت نہ ہوئی تو سب کے سب ترک سنت کے گنبدار ہوں گے۔ (۲) تراویح میں پورا قرآن مجید ختم کرنا بھی سنت ہے، لیکن بگد حافظ قرآن سنانے والا نسلی پایا ملے مگر سنانے پر اجرت و معاوضہ طلب کرے تو الہم ترکیت سے دس سورتیں یاد کر کے نماز تراویح ادا کریں، اجرت دے کر قرآن نہ سنیں کہ قرآن نہ سنیں پر اجرت لینا اور دننا حرام ہے۔ (۳) اگر ایک حافظ ایک مسجد میں یہیں رکعت تراویح پڑھ جا ہے اس کو دوسری مسجد میں تراویح پڑھنا درست نہیں۔ (۴) جس شخص کی دوچار لعنتیں تراویح کی رہ کریں ہوں تو جب نام و ترکی جماعت کرادے اس کو بھی جماعت میں شامل ہو جانا جائیں یہی مانندہ تراویح بعد میں پوری کرے۔ (۵) قرآن کو اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں۔ برائنا گاہے، اس صورت میں نہ نام کو ثواب ہو گا نہ مقتدری کو۔ (۶) جسمور علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ نابالغ کو تراویح میں نام بنانا جائز نہیں۔

### اعٹکاف:

(۱) اعتماد اس کو کہتے ہیں کہ نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے ایسی حاجات ضروری کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں (جیسے پیش اب پاخانہ کی ضرورت یا عمل واجب اور وضو کی ضرورت) مسجد سے باہر نہ جانا۔ (۲) رمضان کے عشرہ آخر میں اعتماد کرنا سنت مولکہ علی الکفار ہے یعنی اگر بڑے شہروں کے مدد میں اور دیہات کی پوری بسی کوئی بھی اعتماد نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وہاں رہتا ہے۔ اور کوئی ایک بھی محل میں اعتماد کرے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔ (۳) خاصوں ربنا اعتماد میں بالکل ضروری نہیں بلکہ مروہ ہے۔ البته نیک کلام کرنا اور لائی جگہ سے اور فضول پا توں سے پہنا چاہیے۔ (۴) اعتماد میں کوئی خاص عبادت فرط نہیں نماز، تکلوت یادوں کی کابوں کا پڑھنا پڑھانا جو عبادات دل چاہے کرتا ہے۔ (۵) جس مسجد میں اعتماد کیا گیا ہے اگر اس میں جنم نہیں ہوتا تو نماز جموج کے لئے اندازہ کر کے ایسے وقت مسجد سے نٹلا جس میں دباں ہنچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خبیر سن سکے۔ اگر کچھ زیادہ درجات سجد میں لگ جائے جب بھی اعتماد میں خلل نہیں آتا۔ (۶) اگر بلا ضرورت طبی و فرعی ایک منٹ کو بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعتماد جاتا

ربے گا۔ خواہ محمد آنکھ یا بمول کر اس صورت میں اعکاف کی قضا کرنا چاہیے۔ (۷) اگر آخر عشرہ کا اعکاف کرنا ہو تو یہ تاریخ کو غروب آنکھ سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو اعکاف سے باہر جو۔ (۸) عمل جمع یا مصن ٹھنڈک کے لئے مسجد سے باہر نکلا مسکن کو جائز نہیں۔

### شب قدر:

چونکہ اس است کی عمریں یہ نسبت پہلی استون کے چھوٹیں اس نے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک رات ایسی متعدد راتی کو جو جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک بزرگ مہوت کی عبادت سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اس کو پوشیدہ رکھتا کہ لوگ اس کو کلاش کرنے میں کوشش کریں۔ اور ثواب بے حساب پائیں۔ رمضان کے آخری عشرہ کی طاقت راتوں میں شب قدر جو نے کا زیادہ احتیاط ہے۔ ان راتوں میں بہت محنت سے عبادت میں شغول رہنا چاہیے۔ اگر تمام رات جانگے کی طاقت یا درست نہ ہو جس قدر ہو سکے جانگے اور نفل نماز یا تعلوت قرآن یا ذکر و کسیج میں شغول رہے اور کچھ نہ ہو سکے تو عاشورہ صبح کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جبی رات بھر جانگے کے حکم میں آ جاتا ہے۔ ان راتوں کو جلوں تقریروں میں صرف کرنا برمی مروی میں داخل ہے۔ تقریروں میں عبادت ہو سکتی ہے اور وقت پر باقاعدہ نہیں آئے گا۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

### شب قدر کی دعا:

ام المؤمنین خیرت عاشر صدیق رضی اللہ عنہی عرض کیا یا رسول اللہ مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کون ہی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دریابا (دعائیں)) یوں کہنا

اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنى (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے۔ معافی کو پسند فرماتا ہے لہذا مجھے معاف کر دے۔

### رمضان میں سخاوت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آغاز ہوتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا، فرماتے تھے۔ (بیحقی فی الشب) مطلب یہ ہے کہ آپ یونہی کی سائل کو معمون نہ فرماتے تھے مگر رمضان الہارک ہیں اس کا اہتمام مزید ہوتا تھا۔

الله کریم ہمیں احترام رمضان اور احکام رمضان پر بیش از بیش عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آئین۔

(خطبہ مبانسہ الاحرار لاہور۔ اخاعت: دسمبر ۲۰۰۰ء)